

[illegible]

بیاغزادی محمد پسر آقا محمد قاسمی

مدیر اخذی محمد ہاء اسخ قاسمی

بھیر ۱۲۵ اگست ۱۹۴۲ء اللہ کے دین کی مدد کرو! چنوس سالانہ حج، دوپٹے
 خطاب ۱۱ رجب المرجب ۱۳۵۹ھ زکوٰۃ و صدقات کا صحیح مصفیٰ غریبوں سے (۱۲) ڈیڑھ روپیہ

زکوٰۃ اسلام کے اہم ارکان ہیں سے ہے سر صاحب نصاب مسلمان کا فرض ہے کہ اس اہم فرض پر سے سبکدوش ہو۔ ماہِ حجب شعبان و رمضان میں مسلمان اپنے اموال کا حساب کر کے زکوٰۃ ادا کیا کرتے ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرتے وقت اس امر کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے کہ زکوٰۃ کا روپیہ اسلام کی بہتری و سر بلندی اور تعلیمات اسلام کے بقا کے لئے صرف ہو۔ دورِ حاضر میں اسلامی سلطنت کے زوال کے بعد بیت المال ہونے کی وجہ سے مدارس عربیہ نہایت ہی کس میسر کی حالت میں ہیں۔ الحاد و دہریت کے اس دور میں قرآن و حدیث کی اشاعت کی طرف مسلمانوں کی توجہ کم ہو رہی ہے۔ ان حالات میں مسلمانوں کا فرض ہے کہ خالص دینی تعلیم کا سلسلہ قائم رکھنے کے لئے مدارس عربیہ کی مانی ادا کریں۔ علمائے کرام کے فتاویٰ کے مطابق زکوٰۃ و صدقات کا بہترین مصرف طالبانِ علوم و دینیہ ہی ہو سکتے ہیں، لہذا جبکہ معاونین و اربابِ کرم کی خدمت میں درخواست ہے کہ زکوٰۃ دیتے وقت حزبِ الانصار کے قائم کردہ مدارس کو فراموش نہ فرمائیں۔ اور عربی علوم کے اعیاء کے لئے رقوم بنام ناظم مجلس مرکزیہ حزبِ الانصار بھیجہ ریخا، ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

ظہور احمد گوبی کان اللہ الامیر حزب انصاریہ

ملاحظہ

دہم و دہم

مولوی عتیق الرحمن صاحب بوجہ غلات ۱۲ اگست سورت و ایلان چلے گئے ہیں۔ کامل صحت حاصل کرنے کے بعد تبلیغی سرگرمیوں میں حصہ لے سکیں گے۔

منجانب ادارہ عالیہ محمدیہ سرکاریہ اعلان

حکومت ہند نے اپنے تازہ اعلان میں ہندوستان بھر کی تمام والیڈیو جہاتوں پر پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ فوجی وردی پتہ یا فوجی مقاموں میں حصہ لینا ممنوع قرار دیا گیا ہے لہذا فوج محمدی کی تمام جماعتیں آئندہ اپنی سرگرمیاں خدمت خلق، ترغیب صلواتہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر تک محدود کر دیں۔ مفید کپڑوں کے ساتھ بازو پر نشان "نقشہ" لگانا منع نہیں ہے، لہذا یہ نشان ہر رضا کار اپنے بازو پر چسپاں کر سکتا ہے۔ مگر وہ دھوکا استعمال ترک کر دیں۔ اس سلسلہ میں ادارہ کے ارکان کا ایک طلبہ کسی مرکزی مقام پر منعقد ہو گا جس میں حکومت کے اعلان کی روشنی میں جماعت کے لئے جدید لائحہ عمل مرتب کیا جائیگا۔

از بھیرہ ۱۴ اگست ۱۹۴۰ء

اصحاب کی میعاد خیر داری ختم ہو چکی ہے ان کے پرچہ پر اس جگہ سرخ نشان دیا گیا ہے براہ کرم ایسے اصحاب اپنا چہرہ بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمائیں ورنہ آئندہ پرچہ بذریعہ دی پی ان کے نام ارسال ہو گا جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی و اسلامی فرض ہو گا۔



تبلیغ الاسلام ماہ جولائی کے آخری اور ماہ اگست کے پہلے عشرہ میں امیر حزب الانصار نے کوٹ مومن، منٹیلہ لیانی، گجرات شہر اور لاہور ضلع جہلم کا تبلیغی دورہ فرمایا، گجرات شہر میں میرزا نیت کی حقیقت پر تقریر فرمائی۔

مولوی میر شاہ صاحب علاقہ بارکادورہ فرما رہے ہیں مولوی حبیب الدین صاحب اترسری نے اس عرصہ میں سہانپور، رکی، ڈیرہ، نیچنگہ، دھام پور، مراد آباد، بریلی، مانڈہ، شاہ جہان پور، سر دہلی، منڈیلہ، لکھنؤ، کاکری اور کان پور کا تبلیغی دورہ کیا آپ مجلس دعوت الحق تنقہ بھون کی سرپرستی میں مشرقیت کی تردید کے لئے دورہ فرما رہے ہیں۔ سر جگدھارپ کی تقریریں کامیاب ہیں۔

تعلیم الاسلام دارالعلوم غریبیہ بھیرہ کا تعلیمی سال قریب الختام ہے ۱۲ اشہدائے کو مدرسہ میں تعطیلات ہونگی مدرسین نہایت محنت سے طلبہ کو تعلیم دے رہے ہیں مدرسہ غریبیہ دار برٹن کی تعلیمی حالت بھی ترقی پذیر ہے۔

مدرسہ نعمانیہ کھڑکپا میں مولانا محمد عبد الباقی صاحب مدرس مقرر کئے گئے ہیں۔ آپ فارع التحصیل اور کامیاب مدرس ہیں، حافظ عبد الباقی صاحب تعلیم القرآن کی ندریں پر مامور ہیں۔ سر دوشنبو میں ۲۵ طلبہ تعلیم پا رہے ہیں حضرت مولانا پیشوا مفتی صاحب نے اس مدرسہ کی سرپرستی قبول کر لی ہے ارکان حزب الانصار حضرت ممدوح کے ممنون ہیں امید ہے کہ آپ کی نگرانی و سرپرستی میں یہ مدرسہ دن بدن ترقی کرتا رہیگا۔

تبلیغی پروگرام حضرت امیر حزب الانصار ماہ اگست و ستمبر کا اکثر حصہ بھیرہ میں مقیم رہیں گے ۱۸ اگست سے ۲۶ اگست تک آپ ضلع جہلم کا تبلیغی دورہ فرمائیں گے اور واصواستانہ و کوٹ شاہ کے جلسوں میں اپنے مواعظ حسنہ سے حاضرین کو محظوظ فرمائیں گے۔

تاریخ و عبر

تاریخ خوارج

(۳)

(از مولانا امین افغانی)

حضرت بنی کوفہ کے خوارج نے مستورد بن علفہ قیمی کو اپنا سردار مقرر کیا۔ اس وقت حضرت مغیرہ بن شعبہ کو فہ کے گورنر اور قبیسہ بن رمون وہاں کے پولیس کمانڈر تھے قبیسہ کو معلوم ہوا کہ عیلام بن ظبیان سلمی کے مکان پر جمع ہو کر خوارج نے فیصلہ کر لیا ہے کہ سلمی میں بغاوت کا علم بلند کریں گے۔ چنانچہ انھوں نے حیان کے مکان پر چھاپہ مارا۔ اور بیس آدمیوں کو گرفتار کر کے لے گئے۔ باقی لوگوں کو معلوم ہوا تو وہ ادھر ادھر چھپ گئے اور مستورد نے خیرہ جا کر اپنے داماد سلیم بن مخدوج عبدی کے گھر قیام کیا۔ جہاں خوارج خفیہ طور پر اس سے ملتے رہتے تھے۔

حضرت مغیرہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے رؤساء کو فہ کو بلکا کر کہا کہ جس قبیلہ میں کوئی خارجی آئے، اُسے فوراً قتل کر دیا جائے۔ جو شخص یا قبیلہ کسی خارجی کو پناہ دے گا۔ حکومت اس کو دوسروں کے لئے عبرت بنا کر چھوڑ دے گی۔ اس تقریر کو سن کر سلیم بن مخدوج بڑا پریشان ہوا۔ کیونکہ وہ اپنے سسر کو گھر سے نکال بھی نہیں سکتا تھا اور اس کو رکھنے میں حکومت وقت کی طرف سے خطرہ تھا۔ مستورد کو معلوم ہوا تو اس کا شکرت ادا کرتا ہوا وہاں سے رخصت ہوا اور شہر و جا کر مقیم ہوا۔ وہاں ایک ایک کر کے خوارج اس کے پاس پہنچنے لگے۔ جب ان کی تعداد تین سو تک پہنچ گئی، تو وہاں سے چل کر تدارک گئے۔

حضرت مغیرہ نے مقتل بن قیس ریاحی کو ان کی سرکوبی کے لئے تین ہزار سپاہیوں کے ساتھ اس طرف روانہ کیا جس نے خلیفہ بنی کران کا مقابلہ کیا۔ لیکن رات کی تاریکی میں خوارج وہاں سے بھاگ گئے۔ مقتل نے ان کا تعاقب کیا۔ مگر خیرابا۔ بہر شہر

اور ساہا میں لڑائیاں ہوئیں۔ آخر کار مقتل اور مستورد کی دودھو جنگ ہوئی۔ اور میدان جنگ کے یہ دونوں پہلوان ایک دوسرے کے ہاتھ سے مارے گئے۔

سلمی میں خوارج کے دوسروں، یزید بن مالک خفیم اور سہم بن مالک بھیجی نے خروج کیا اور زیہ نے جو اس وقت عراق کا واسرائے تھا، دونوں کو قتل کر ڈالا۔

حضرت بن قریب بن مرہ یاری اور عاف طائی نے صرف پختہ آدمیوں کے بل پر مصرہ میں خروج کیا اور قتل و غارت کا بازار گرم کیا۔ یہاں تک کہ بنو ضبیہ کا ایک بوڑھا صوفی دُعا یہ ان کو کہیں رستے میں مل گیا۔ انہوں نے ثواب سمجھ کر اس کو قتل کر ڈالا۔ لیکن جب ان کا گذر بنی سوداؤنی راسب کی آبادیوں پر ہوا۔ اور انہوں نے تیر پھینک پھینک کر خوارج کو قتل کرنا شروع کیا۔ تو کہنے لگے، ہم پر رحم کرو۔ ہم تم سے لڑنا نہیں چاہتے۔ جب انہوں نے ان کی چیخ پکار کی پروانہ کی اور برابر تیر پھینکتے رہے تو وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ آگے سے بنو طایہ نے ان کا راستہ روک لیا اور ایک ایک کر کے سب کو مار ڈالا۔

خوارج پر زیاد کا تشدد

اس واقعہ کے بعد زیاد نے خوارج پر اس جماعت میں شامل ہو گئی تھی، اس کے ہاتھ لگ گئی۔ زیاد نے پہلے تو اسے قتل کیا، پھر ایک غیر اسلامی حرکت کر کے اسے برہنہ کر دیا۔ اس تشدد کا یہ اثر ہوا کہ اس کے زمانہ میں پھر کوئی عورت خارجی نہیں بنی۔

جب ۵۹ و ۵۸ھ میں زیاد کا انتقال ہو چکا، تو خوارج نے پھر پر پٹنہ کے کالے شروع کئے۔ چنانچہ حیان بن ظبیان اور معاذ بن جؤن نے اپنے ہتھیاروں کو جمع کیا اور جوشیلی تقریریں کر کر کے ان کو بغاوت پر آمادہ کیا۔ لیکن زیاد نے ان کو اتنا کمزور کر دیا تھا کہ ۵۹ھ تک وہ کھلم کھلا مقابلہ نہ کر سکے۔ پھر ۵۹ھ میں ان کی ایک جماعت کو فہ چھوڑ کر انقیاء چلی گئی۔ جہاں والی کوفہ عبداللہ بن عبداللہ بن عثمان کی فوج نے پہنچ کر ان کو

بی بی کر ڈالا

ایک خارجی جانباز | عرصہ میں ایک دن عید النبیؐ زیاد گھوڑ دوڑ کا تماشا دیکھ رہا تھا۔ کہ ایک خارجی عروہ بن اویہ نے اس سے کہا کہ کچھ امتوں میں پانچ خرابیاں موجود تھیں جو سب کی سب اب ہم میں پیدا ہو گئی ہیں۔ وہ خرابیاں قرآن کے الفاظ میں یہ ہیں۔

آتَمُّونَ بِكُلِّ دِينٍ اَيَّةُ تَغْيِيْطٍ | کیا تم ہر اونچی جگہ پر یادگاریں بناتے و تَقِيْظُ دِيْنَ مَصْنَعٍ لَّهٗ لَكُمۡ فَعْلًا | اور عبت کام کرتے ہو اور کاریگری کے وَاَوۡ اَبْطَشْتُمۡ بِطَشَتُمۡ جَبَّارِيْنَ | کام بناتے ہو کہ شاید تم ہمیشہ رہو اور جب کسی کو پکڑتے ہو سختی سے پکڑتے ہو۔

ابن زیاد نے خیال کیا کہ اگر یہ شخص تنہا ہوتا تو میرے سامنے ایسی گستاخی کرنے کی کبھی جرأت نہ کرتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اس کے ساتھی کافی تعداد میں موجود ہیں۔ چنانچہ تماشا چھوڑ کر شہر میں چلا آیا۔ اور عروہ سے کسی نے کہا کہ ابن زیاد تجھے زندہ نہیں چھوڑے گا۔ وہ بھاگ کر روپوش ہو گیا۔ مگر ابن زیاد کے سپاہیوں نے اس کو گرفتار کر کے دربار میں حاضر کیا۔ ابن زیاد نے اس کے ہاتھ پاؤں کٹوا دیئے۔ پھر اس سے پوچھا۔ بتاؤ مزاج کیسا ہے؟

عروہ نے کہا۔ ”تم نے میری دنیا اور اپنی عاقبت تباہ کی“

یہ سن کر ابن زیاد نے اس کو اور اس کی ایک بیٹی کو قتل کرا دیا۔

مرد اس خارجی | ابن زیاد نے اسی عروہ کے بھائی ابو بلال مرد اس بن اویہ کو قید کر رکھا تھا جو اتنا متقی اور عباد گزار تھا کہ سپرنٹنڈنٹ جیل اس کا معتقد ہو گیا اور اس کو اجازت دی کہ تم رات اپنے گھر میں بسر کیا کرو۔ اور صبح سویرے یہاں آ جایا کرو۔ چنانچہ وہ روز رات کو گھر آتا اور صبح کو جیل کی کوٹھڑی میں واپس پہنچ جایا کرتا۔ ایک رات ابن زیاد نے فیصلہ کیا کہ صبح سب قیدی خارجیوں کو قتل کر دوں گا۔ مرد اس کے ایک مہربان نے اس کو جا کر خبر کر دی کہ یہ دنیا میں تیری آخری رات ہے جب سپرنٹنڈنٹ جیل کو اس فیصلہ کی خبر ہوئی۔ تو بہت گھبراہٹ ہو گیا کہ میں مرد اس یہ دھشتناک خبر سنے اس آج میں صرف تین باقی موجود ہیں۔ باقی دو بادی کے ذہن سے اتر گئی ہیں۔

سن کر بھاگ نہ جائے جب صبح کو مرد اس حسب دستور جیل میں حاضر ہوا، تو افسر نے پوچھا۔

افسر | تمہیں ابن زیاد کے ارادہ کی کچھ خبر ہے؟

مرد اس | ہاں۔ میں اس سے مطلع ہو چکا ہوں۔

افسر | اور اس کے باوجود تم جیل خانہ آگئے ہو۔

مرد اس | تم نے میرے ساتھ جو احسان کیا ہے۔ اس کا یہ طلب نہیں

کرتیں اپنی جان بچا کر اپنے مہربان کو مصیبت میں مبتلا کر دوں۔ صبح کو ابن زیاد نے سب سے پہلے مرد اس کو بلوایا، تو پھر جیل نے جو ابن زیاد کا دو دو بھائی تھا۔ حاضر ہو کر اس کے قدموں پر گر پڑا۔ اور سارا اجر اس کی جان بخشی کرائی۔

مرد اس کی دیانت | مرد اس وہاں سے رہا ہو کر چالیس

شہر آسک میں پورا سن زندگی بسر کرنے لگا۔ ایک مرتبہ ادھر سے سرکاری خزانہ گذر رہا تھا۔ مرد اس نے وہ مال اُترو لیا اور اس میں سے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی تنخواہ کی رقم وصول کر لی۔ باقی مال سپاہیوں کے حوالے کر دیا اور ابن زیاد کو کھلا بھیجا کہ ہم سرکاری خزانہ میں سے فقط اپنے حصہ کی رقم وصول کر لی ہے۔ باقی مال جوں کا توں ارسال خدمت ہے۔ اس کے ایک ساتھی نے کہا کہ باقی مال کیوں چھوڑتے ہو؟ کہنے لگا، وہ لوگ اس مال کو مسلمانوں میں جصد صدی تقسیم کیا کرتے ہیں۔ اس لئے اس کا لینا ہمارے لئے حرام ہے۔

خارجیوں کی حیرت انگیز عسکریت | ابن زیاد نے ان کی سرکوبی کے لئے اسلام زرعہ کو دو ہزار آدمیوں کیساتھ

روانہ کر دیا۔ لیکن مرد اس کے چالیس آدمیوں نے ان سب کو شکست دی۔ اس عظیم الشان تاریخی واقعہ کے بارہ میں عیسیٰ بن قائل کہتا ہے: **اَلْاَقَامُوْا مِنْ مِّنْكُمْ دَعْوَتُكُمْ**۔ **وَفِيْقُلُّهُمْ اَسَاكُ اَذْبَعُوْا** (ترجمہ) یہ عجیب بات ہے کہ دو ہزار آدمیوں کو آسک میں چالیس آدمی قتل کر دلیں۔

مرد اس کے ساتھ ایک کڑی سب سے بہتر اور کھانا پکانے والے تھے۔ (مرد اس کے ساتھ ایک کڑی سب سے بہتر اور کھانا پکانے والے تھے۔)

میں نے خاکساروں کو بعض آدمیوں خارجیوں کے ساتھ مشابہت حاصل ہے۔ لیکن اس باب میں خاکساروں کی پوزیشن بالکل گری ہوئی ہے جو حکومت سے معافی مانگنے کے لئے

كَذَٰلِكَ لَيَسَّ لَكَ الْكَوْنُ مَعَكُمْ ۚ وَلَٰكِنَّا لَآ نَحْكُمُ هَٰذَا
(ترجمہ) تم جھوٹ کہتے ہو۔ مومن دراصل خوارج ہیں
يٰۤاَيُّهَا الْفَلَيْلَةُ قَدْ عَلِمْتُمْ بِعَلَى الْفَيْسَةِ الْكَثِيرِ مَئِصْرُ دَنَا
(ترجمہ) وہ ایک چھوٹا گروہ ہے، جو بڑے گروہ پر غالب آتا ہے۔

خوارج کے ساتھ دھوکا پھر ابن زیاد نے عباد بن خضر
ساتھ ان کے مقابلہ کے لئے بھیجا جس نے توجہ نہ دیا کہ ان کو جہاں
جمعہ کے دن چالیس اور چار ہزار کا مقابلہ شروع ہوا۔ جب نماز
جمعہ کا وقت آیا۔ تو خوارج نے نماز پڑھ بیٹے کی اجازت طلب کی۔
جب وہ نماز میں مشغول ہو گئے۔ تو عباد کے آدمیوں نے پہنچ کر
ان سب کو قتل کر ڈالا۔ اور ان کے سر کاٹ کر کوفے آئے جہاں
وہ تماشے کے طور پر دار پر لٹکائے گئے۔

لطیفہ خوارج میں ایک روایت مشہور ہے کہ مرد اس نے
خروج سے پہلے دعا مانگی کہ اہلبی! اگر تم حق پر ہیں تو
میں کوئی نشانی دکھاؤ۔ اس پر وہ گھر پہنچے لگا جس میں مرد میں
بیٹھا ہوا تھا۔ یہ واقعہ کسی خارجی نے ابو العالیہ کے سامنے نہا
عقیدت کے لیے بیان کیا۔ تو ابو العالیہ نے کہا۔ دراصل بات
یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو اسی گھر میں دبا کر دفن کرنا چاہتا تھا۔
لیکن پھر ان کی رسی ڈھیلی کر دی۔

۶۱ اس کامیابی کے بعد عباد بصرہ میں مقیم رہا جہاں
کچھ دنوں کے بعد خوارج کی ایک جماعت نے
اس پر حملہ کر کے اس کو قتل کر ڈالا۔ ابن زیاد کو معلوم ہوا۔ تو اس نے
بصرہ کے حاکم کو لکھا کہ تمام خارجیوں کو قید کر دو۔ پھر بصرہ جا کر
ان سب کو قتل کر ڈالا۔

۶۲ **جامع مسجد بصرہ میں ہڑبوناگ** میں یزید کا
انتقال ہوا۔ اور ابن
زیاد مسعود بن عمرو کو والی بصرہ مقرر کر کے شام چلا گیا۔ اس موقع
سے فائدہ اٹھا کر چند خارجیوں نے نہر اسودہ کے پاس قیام ختیا

کیا۔ احف بن قیس نے ان کو کہلا بھیجا۔ کہ مسعود تمہارا بھی دشمن
ہے اور ہمارا بھی مخالف ہے۔ پھر تم کیوں بصرہ آکر اس کو قتل نہیں
کرتے۔ اس پیغام سے متاثر ہو کر وہ لوگ بصرہ کی جامع مسجد میں
آگئے مسعود اس وقت منبر پر بیٹھا ہوا خطبہ دے رہا تھا۔ ایک
آدمی نے تیر پھینک کر اس کو قتل کر ڈالا۔ اس سے لوگوں میں بھاگڑ
پڑ گئی اور خوارج نے مسجد پر قبضہ کر لیا۔ پھر مسعود کے قبیلہ (بنو ازد)
نے مسلح ہو کر خوارج کو بصرہ سے نکال دیا۔

خوارج ابن زبیر کے پاس اب تک خوارج آپس میں متفق
تھے اور ان میں کسی قسم کا اختلاف
موجود نہ تھا۔ ۶۳ء میں جب عبداللہ بن زبیر نے مکہ معظمہ میں خلافت
کا دعویٰ کیا اور شام سے ایک لشکر چارے آکر اس کا محاصرہ کر لیا۔ تو
خوارج نے جمع ہو کر فیصلہ کیا کہ ہمیں مکہ معظمہ چلا جانا چاہیے۔ اگر ابن
زبیر ہمارا ہتھیال ہوا۔ تو ہم اس کی طرف سے ممانعت کریں گے
ورنہ اس کو نکال کر خانہ خدا کی حفاظت کریں گے۔

جب یہ لوگ مکہ پہنچے، تو عبداللہ بن زبیر نے ان کو ہاتھوں
باندھ لے لیا۔ اور ان کو سمجھایا۔ چنانچہ یہ لوگ انکی فوج میں بھرتی ہو گئے۔
اتنے میں یزید مر گیا اور شامی فوج مکہ معظمہ سے واپس بلا لی گئی
تب خوارج نے جمع ہو کر مشورہ کیا کہ ہم نے بلا تحقیق اس شخص کی
طرفداری کر کے سخت غلطی کی ہے۔ اس لئے کہ جنگ جمل میں شیخ
اپنے باپ کے دوش بدوش پکارا کرتا تھا کہ ہم کو عثمان رض کا خونہ
مطلوب ہے۔ اب جا کر تحقیق کر لینی چاہیے۔ اگر شیخ اپنے
پرنے عقیدہ سے توبہ کر چکا ہو تو خیر، ورنہ اس کے ساتھ لڑنا چاہیے
چنانچہ انہوں نے ابن زبیر کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا۔

خوارج آئے آدمی! ہم نے یہاں آکر تحقیق کئے بغیر تمہاری امداد
کی ہے۔ اب بتاؤ عثمان کے بارہ میں تیری کیا رائے ہے؟
حضرت عبداللہ نے ادھر ادھر دیکھا۔ تو ان کے ساتھی
بہت کم تھے۔ اس لئے فرماتے تھے۔

ابن زبیر! افسوس تم ایسے وقت میں آگئے ہو، جب میں اٹھ کر
جانے والا ہوں۔ تم شام کو آنا۔ اس وقت اطمینان سے گفتگو ہو گی۔

بلکہ کلام پاک کی آیات سے مسئلے کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔
خدا کا شکر ہے کہ قرآن مجید، کلام الہی نہ ہونے کے باوجود (جیسا
کہ نیاز صاحب کا عقیدہ ہے) ”جھگڑے“ سے خالی تو نکلا۔

پہلی گفت و گو وحی کی حقیقت پر ہے۔ فرماتے ہیں:-

”وحی کے لغوی معنی اشارہ سریع، یا اہام بسرعت
کے ہیں اور اردو میں اس کا صحیح مفہوم ”بر محل سوچو جو“
کے فقرے سے ظاہر کیا جاسکتا ہے“

امام راغب اصفہانی نے مفردات القرآن میں وحی کے لغوی
معنی اشارہ سریع کے بتائے ہیں جس کا اردو ترجمہ ”تیز اشارہ“
ہو سکتا ہے۔

نیاز فقیہی کے علم و فضل کے قربان جلیے کہ انہی اصطلاح
میں اشارہ سریع کے معنی ”بر محل سوچو جو“ کے ہیں۔ اسی علم پر
فہم قرآن کا دعویٰ ہے؛

بیر عقل و دانش بباہر گریست

وحی کی لغوی توضیح کے بعد قرآنی توضیح ان الفاظ میں کی
جاتی ہے:-

”وحی خدا کی دین اور نتیجہ ہے۔ اس ذہنی قوت کا
جو فطرۃ انسان میں ودیعت کی گئی ہے اور چونکہ یہ قوت
انبیاء میں زیادہ پائی جاتی تھی اور ان کا ہر فعل و قول
صرف نوع انسان کی خدمت کے لئے ہوتا تھا۔ اس لئے
یہ کہنا نادرست نہیں کہ ان کی ہر بات وحی کا نتیجہ تھی۔
اور ان کے مُنہ سے جو کچھ نکلتا تھا۔ اسی اشارۃ خداوندی
کے ماتحت ہوتا تھا“

معلوم نہیں یہ قرآنی توضیح قرآن کی کس آیت سے ماخوذ ہے؟
اس عبارت کے جملے ایک دوسرے سے کہاں تک مطابقت رکھتے
ہیں۔ اس پر بھی خود فرمایا جیے!

”وحی خدا کی دین ہے۔ نبی کی ہر بات وحی کا نتیجہ

اور اس کے مُنہ سے نکلی ہوئی ہر چیز اشارۃ خداوندی

کے ماتحت ہے اور پھر وحی ذہنی قوت کا نام بھی ہے“

ایڈیٹر نگار کی جاہلانہ غلط نویسی

از جناب مولوی محبت اویس حساندی نگر آجی فوق دارالمصنفین
اعظم گڑھ

”نگار“ ماہ جون ۱۹۷۲ء میں ایک استفسار کے جواب میں نیاز فقیہی
نے وحی اور کلام الہی کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا تھا، وہ قطعی غلط
اور مذہبی نقطہ نظر سے گمراہ کن تھے۔ اس لئے ان کی پوری تردید شائع
ہو چکی ہے۔

لیکن ”نگار“ ماہ جولائی ۱۹۷۳ء میں نیاز صاحب نے اسی مسئلے
کے متعلق اپنے مسلک کو پھر تفصیل سے بیان کیا ہے۔ بجائے اس کے
کہ اصل مسئلہ معلوم کر کے وہ اپنا عقیدہ صحیح کرتے، فرماتے ہیں:-
”میں آج کی صحبت میں ذرا تفصیل کے ساتھ بتانا چاہتا
ہوں کہ قرآن پاک کو خدا کا کلام کہنا، نہ صرف یہ کہ خود قرآن
کے منشاء کے خلاف ہے۔ بلکہ اس صحیح تصور وحدانیت
کے بھی منافی ہے جس کی تعلیم رسول اللہ نے پیش کی ہے“
یہ تو دعویٰ ہوا، دلیل آگے ملاحظہ ہو۔ لیکن واضح رہے کہ
نیاز صاحب اس بحث میں احادیث، تفاسیر اور اقوال سلف سے
استناد نہیں کریں گے۔ کیونکہ ان کے نزدیک
”یہ سب جھگڑے کی چیزیں ہیں“

(بقیہ تاریخ خوارج از ص ۸) خوارج یہ سن کر چلے گئے۔ ابن زہیر نے
اپنے ساتھیوں کو ہتھیار بند رہنے کا حکم دیا۔ اور جب شام کو وہ
لوگ آگئے، تو ان کے سپاہی تلواریں سُونتے، نیزے سنبھالے ان کے
گرد کھڑے ہو گئے۔ ابن ازدق نے خوارج سے کہا: بس سمجھ لو کہ
یہ شخص تمہاری مخالفت پر تھلا ہوا ہے۔ پھر اس نے قریب آکر ابن زہیر
کو نا صحت لہجہ میں اپنے مذہب کی تبلیغ شروع کی۔ پھر ان کے آتش بیان
خطیب، عبیدہ بن ہلال نے سمجھایا۔ لیکن ابن زہیر نے انکے تمام
دلائل کی تردید کی اور ان کے خیالات و آراء کی دھجیاں بکھیر کر
رکھ دیں۔ (باقی آئندہ)

پارے یہاں وحی کو خدا کی دین تو کہا گیا، "نگار" ماہ جون میں دعویٰ تھا:-

"الہام یا وحی سے مراد صرف وہ تاثرات ہوں گے، جو ایک انسان یا رسول کے دل و دماغ میں پیدا ہوتے ہیں" اسی طرح یہاں نبی کی ہر بات اللہ کی طرف سے تسلیم کی جاتی ہے لیکن "نگار" ماہ جون میں ارشاد ہوا تھا:-

"کلام مجید میں اسرائیلیات کا حصہ کوئی تاریخی حیثیت نہیں رکھتا اور نہ اسے کلام مجید میں درج ہونے کی وجہ سے صحیح کہا جاسکتا ہے۔ عہد نبوی میں اس قسم کی روایت تورات اور انجیل کے حوالے سے لوگوں کو سمجھانے اور دُرُنے کے لئے یہود و نصاریٰ کی طرف سے عام طور پر بیان کی جاتی تھیں اور چونکہ تورات و انجیل کے الہامی ہونے کا غلط خیال پہلے ہی سے قائم تھا۔ اس لئے رسول اللہ نے بھی ان کو محض اعتبار و بصیرت کے لئے بیان کر دیا اور اس سے کوئی بحث نہیں کہ وہ صحیح ہیں یا غلط؟"

نتیجہ یہ نکلا کہ قرآن کا تاریخی حصہ من جانب اللہ نہیں ہے! اب نیا ز صاحب خود ہی فیصلہ کریں کہ ان کی کونسی بات صحیح ہے۔ وحی کے متعلق صحیح مسلک یہ ہے کہ لغوی حیثیت سے اس کے معنی حسب ذیل ہیں:-

"الوحي الاشارة والكتابة و الرسالة والا لہام وكل ما القیت الی غیرك" (لسان العرب)

شعراء عرب براہِ مان میں لفظ وحی کا استعمال کرتے ہیں بعض جگہوں پر قرآن پاک میں بھی یہ لفظ اپنے لغوی معنی میں استعمال ہے۔ "واوحی ربك الی الغل" تیرے پروردگار نے شہد کی مکھڑوں (غل) کو وحی کیا۔

"بان ذلک اوحی لہما" تیرے پروردگار نے زمین (ذلیل) پر وحی کیا۔

"واذا اوحیت الی المحاربین ان آمنوا بای دی رسولی" (المائدہ) میرے پیغمبر یا جان لاؤ، ان لغوی معانی کے سوا اصطلاحاً انبیاء کے ساتھ مکالمہ الہی کو بھی وحی کہتے ہیں۔ قرآن میں ہے:-

"وما کان لبشر ان ینکلمہ اللہ الا ونحیاً او من وراء حجاب او يرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء" (شوری) کسی بشر کی یہ تک نہیں کہ خدا اسکے ساتھ دوید و کلام کرے، لیکن وحی کے ذریعے سے یا پردے کی آڑ سے یا کسی قاصد کو بھیجے۔ تو اس کے حکم سے وہ جو کچھ چاہتا ہے، آدمی کو پہنچا دیتا ہے۔

مکالمہ الہی کی یہ تینوں شکلیں وحی کی تینوں قسمیں بھی ہیں اور ان تینوں کا اجمالاً مشترک نام بھی وحی ہے۔ وحی کا لفظ مکالمہ الہی کے ان تینوں طریقوں کے متعلق جہاں بھی استعمال ہوگا۔ ظاہر ہے۔ کہ اپنے لغوی معنی سے الگ ہوگا۔ ایسی صورت میں وحی کے لغوی معنی کو جو قرآن پاک میں غیر انبیاء بلکہ حیوانات اور جمادات کے لئے استعمال ہوا ہے۔ وحی الانبیاء کے مائل قرار دینا۔ اور دونوں کا ایک ہی مفہوم سمجھنا سخت ترین غلطی ہے۔ نیا ز صاحب اپنے پورے مضمون میں اسی غلطی کے شکار ہوئے ہیں۔ فرماتے ہیں:-

"اس میں شک نہیں کہ انبیاء و رسل کے پاس وحی بھیجئے کا ذکر کلام پاک میں پایا جاتا ہے لیکن غیر انبیاء بلکہ حیوانات و جمادات پر بھی وحی کا نازل ہونا قرآن سے ثابت ہے"

نیا ز صاحب نے لفظ "وحی" دیکھا۔ لیکن اس کے محل استعمال کو نہ دیکھا۔ "یٰس تحریر" سے ایسی غلطی کی توقع نہ تھی؟ غور کیجئے کہ مکالمہ الہی کی ان شکلوں میں سے کلام میں پردہ اور کلام بذریعہ قاصد و فرشتہ انبیاء کے سوا کہیں بھی پایا جاتا ہے؟ جب ایسا نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ یہ وحی کی دو قسمیں ہیں۔ جو انبیاء کے لئے مخصوص ہیں۔ پھر عام و خاص کے فرق کو نظر انداز کر کے سب کے لئے ایک ہی حکم لگانا کس عقلمند کا کام؟

"واوحینا الی ام موسیٰ ان" اور ہم نے موسیٰ کی ماں کو وحی کیا کہ ارضیہ" (قصص) اس کے بچے کو دووہ پلاؤ۔

"یوحی بعضهم الی بعض من خلف" یہ ایک دوسرے کو چھٹی چوٹی

القول غروراً (انعام) | باتیں وحی کرتے ہیں دھوکہ دینے کے لئے :-
کلام الہی کی بحث | اس کے بعد وہ آیات جن میں قرآن کو وحی الہی کہا گیا ہے۔ نیاز صاحب نقل کر کے فرماتے ہیں :-

"ان تمام آیات سے قرآن کو وحی بتایا گیا ہے لیکن صرف

اس کے علم و حکمت ہونے کے لحاظ سے اور کہیں یہ ظاہر نہیں

کیا گیا کہ اس کے الفاظ بھی خدا کے بولے ہوئے ہیں"

یہاں نیاز صاحب قرآن کو وحی الہی ماننے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن

"نگار" اہ جون میں فرماتے ہیں :-

"کلام مجید کو ہمیں کلام الہی سمجھنا ہوں، نہ الہام ربانی

بلکہ انسان کا کلام جانتا ہوں"

اس تضاد اقوال سے قطع نظر قابل توجہ اجتہاد ہے کہ نیاز صاحب

قرآن پاک کو الفاظ کے لحاظ سے نہیں بلکہ علم و حکمت کے لحاظ سے وحی آجین

مضمون کے اعتبار میں وعدہ تھا کہ آیات قرآنی سے مسائل مثل

کئے جائیں گے لیکن انہوں نے ایسے اہم دعویٰ پر ایک آیت بھی دلیل میں

نہ پیش کی گئی۔

قرآن کے الفاظ و معانی | ہم اپنے سابق مضمون میں پوری تفصیل کے ساتھ اس مسئلے کو صاف کر چکے ہیں۔
سب الہامی ہیں | اجمالی طور پر یہاں بھی کچھ عرض کرتے

ہیں۔ قرآن پاک صرف معانی و مطالب کے لحاظ سے نہیں بلکہ

اپنے الفاظ و صرف کے لحاظ سے بھی وحی الہی ہے۔ یہ ہے اسلامی عقیدہ !

دلائل حسب ذیل ہیں :-

(۱) قرآن میں کہیں نہیں کہا گیا ہے کہ صرف اس کے معانی الہامی

ہیں اور الفاظ غیر الہامی ! اس کے برعکس بے شمار آیات میں نفس قرآن

کو من جانب اللہ کہا گیا ہے۔ ارشاد ہوا :-

"وَأَنَّكَ لَتَتَلَقَّى الْقُرْآنَ مِنْ أَوْجِهِهِ فَتُحَرِّكُ بِهِ الْقُرْآنَ مِنْ حَيْثُ يَشَاءُ"

لَدُنَّ حَكِيمٍ عَلِيمٍ (نمل) | اے خداوند کے پاس سے

"اتناہن تزلنا علیک القرآن" | ہم نے اتنا تیرے پر قرآن، سچ سچ

تفزیلاً (دہر) | اتنا

"بما اوحینا الیک هذا القرآن" | اس واسطے بھیجا ہم تیری طرف قرآن

(یوسف)

(۲) قرآن میں ہے :-

"لَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ سَانَكُ"

لَتَجْعَلَ لَهُمْ آيَةً" (یوسف)

جمع وقدر خلدہ (قیام)

حضرت جبریل علیہ السلام قرآن لے کر آتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم جلد جلد دل میں پڑھتے جاتے تاکہ یاد کر لیں بخدا نے فرمایا کہ اس وقت

پڑھتے اور زبان ہلانے کی ضرورت نہیں۔ اس کا تمہارے سینے میں حرف

بحرف جمع کر دینا اور تمہاری زبان سے پڑھوا دینا ہمارے ذمہ ہے۔

قابل لحاظ امر یہ ہے کہ اگر قرآن کے حروف و الفاظ کی بھی وحی نہ ہوتی

تو ترکیب لسان کی ضرورت کیوں پیش آتی اور اللہ کی طرف سے

"جمع" کی تسلی کیوں دی گئی۔

اسی مفہوم کی ایک دوسری آیت ہے :-

"وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ"

أَن يَاقُضِيَ إِلَيْكَ أَمْرٌ" (نہم)

ان یقضی الیک وحیہ (ظہ)

نہ کرو" |

(۳) قرآن میں بار بار کہا گیا ہے :-

"إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا" (یوسف) | ہم نے اتنا اس کو عربی زبان میں

"إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا" (رعد) | ہم نے اتنا اس کو عربی حکم

"أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا" (نہم) | عربی قرآن کو تیری طرف وحی کیا

"وَهَذَا كِتَابٌ مُصَدِّقٌ لِّسَانِكَ" | یہ کتاب ہے جو تصدیق کرتی ہے

عربی زبان میں" |

سوال یہ ہے کہ بار بار اللہ تعالیٰ عربی زبان میں "تترزیل" اور "ایجاز"

کی نسبت اپنی طرف کیوں کرتا ہے ؟ کیا اس کا صاف مطلب یہ نہیں

ہے کہ قرآن کے مفہوم و مطالب کی طرح اس کی زبان بھی الہامی ہے۔

(۴) اگر قرآن کے الفاظ الہامی نہیں ہیں تو نبیاء کے ساتھ مکالمات الہی

میں، کلام پس پردہ اور کلام بذریعہ قاصد و فرشتہ کی کیا شکل ہوتی تھی۔

جیسا کہ فرمایا گیا :-

"وَمَا كُنَّا لَبَشِيرًا يَكْلِمُهُ"

اللَّهُ الْإِنشَاءُ وَهُوَ بَرَاءٌ" | کسی بشر کی تاب نہیں کہ خدا اس سے دوہرے

کلام کرے، لیکن وحی کے ذریعے سے یا پھر

نہ جلا اسکے پڑھنے میں اپنی زبان، تاکہ جلدی

اس کو سکھ لے۔ وہ تو ہمارا ذمہ ہے اسکو جمع

کرنا (تیرے سینے میں) اور پڑھنا (تیری زبان)

حضرت جبریل علیہ السلام قرآن لے کر آتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم جلد جلد دل میں پڑھتے جاتے تاکہ یاد کر لیں بخدا نے فرمایا کہ اس وقت

پڑھتے اور زبان ہلانے کی ضرورت نہیں۔ اس کا تمہارے سینے میں حرف

بحرف جمع کر دینا اور تمہاری زبان سے پڑھوا دینا ہمارے ذمہ ہے۔

قابل لحاظ امر یہ ہے کہ اگر قرآن کے حروف و الفاظ کی بھی وحی نہ ہوتی

تو ترکیب لسان کی ضرورت کیوں پیش آتی اور اللہ کی طرف سے

"جمع" کی تسلی کیوں دی گئی۔

اسی مفہوم کی ایک دوسری آیت ہے :-

"وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ"

أَن يَاقُضِيَ إِلَيْكَ أَمْرٌ" (نہم)

ان یقضی الیک وحیہ (ظہ)

نہ کرو" |

(۳) قرآن میں بار بار کہا گیا ہے :-

"إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا" (یوسف) | ہم نے اتنا اس کو عربی زبان میں

"إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا" (رعد) | ہم نے اتنا اس کو عربی حکم

"أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا" (نہم) | عربی قرآن کو تیری طرف وحی کیا

"وَهَذَا كِتَابٌ مُصَدِّقٌ لِّسَانِكَ" | یہ کتاب ہے جو تصدیق کرتی ہے

عربی زبان میں" |

سوال یہ ہے کہ بار بار اللہ تعالیٰ عربی زبان میں "تترزیل" اور "ایجاز"

کی نسبت اپنی طرف کیوں کرتا ہے ؟ کیا اس کا صاف مطلب یہ نہیں

ہے کہ قرآن کے مفہوم و مطالب کی طرح اس کی زبان بھی الہامی ہے۔

(۴) اگر قرآن کے الفاظ الہامی نہیں ہیں تو نبیاء کے ساتھ مکالمات الہی

میں، کلام پس پردہ اور کلام بذریعہ قاصد و فرشتہ کی کیا شکل ہوتی تھی۔

جیسا کہ فرمایا گیا :-

"وَمَا كُنَّا لَبَشِيرًا يَكْلِمُهُ"

اللَّهُ الْإِنشَاءُ وَهُوَ بَرَاءٌ" | کسی بشر کی تاب نہیں کہ خدا اس سے دوہرے

کلام کرے، لیکن وحی کے ذریعے سے یا پھر

حجاب اور رسول رسولؐ کی آڑ سے وہ کسی قاصد کو بھیجتا ہے، تو اس کے فیوجی باذنہ عايشاؓ اور شوقی حکم سے جو کچھ وہ چاہتا ہے آدمی کو پہنچا دیتا ہے۔ اگر قرآن پاک کے حروف والفاظ الہامی نہیں ہیں تو باوجود شدت ترین تحدی کے دنیا فصاحت و بلاغت ہی میں اس کی مثل ایک سرے بھی کیوں نہ لاسکی؟

(۱۶) اگر قرآن بھی کلام رسولؐ ہے تو قرآن اور اقوال رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نمایاں فرق کیوں پایا جاتا ہے؟

نیا ز صاحب کو قرآن کے کلام الہی میں پہلے ایک غیر معقول شبہ جو شکل نظر آئی تھی۔ اس کو وہ اس ترتیب

صاحب دماغ وغیرہ ہونا تسلیم کرنا ہے اور پھر چونکہ زندگی نام ہے سانس کی آمد و شد کا، قلب کی حرکت کا۔ اس لئے خدا کو زندہ کہنا اس کے لئے شرائین خون اور آلات تنفس وغیرہ کا تسلیم کرنا ہے اور اس طرح جتنی بھی صفات جاہلہ و کماہیہ آج تک اللہ کے لئے تسلیم کی گئی ہیں، سب سے ایک ایک کر کے انکار اسی طرح کیا جاسکتا ہے اور پھر تمام اعراف و صفات معری محض ہو کر نفس و جود ہی کب ثابت رہ سکتا ہے؟

نیا ز صاحب کو قرآن کے کلام الہی تسلیم کرنے میں دوسری جوئی شکل پیش آئی،

وہ یہ ہے:-

”اگر قرآن کا ایک ایک لفظ ایک ایک حرف خدا کا بتایا ہوا ہے تو پھر اس میں رسول اللہ کا کیا کمال ہے اور خود ان کے ذاتی شرف پر اس سے کیا روشنی پڑتی ہے؟“

”سبحان اللہ و ما شاء اللہ! گذارش یہ ہے کہ خدا نے رسول کے لئے معیار شرف یہ کب ٹھہرایا ہے کہ وہ اپنی طرف سے قرآن برنالیتا ہے؟“

”قانون خداوندی میں تو یہ شرف نہیں بلکہ جرم ہے۔ ارشاد ہوا:-

”ولو تقول علينا بعض الا تاویل لا تخفناہ بالعیین شد لقطعنا منه الوتین“

رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا افضل شرف تو یہ ہے کہ خدا نے اپنی پیغمبری کے لئے اس کا انتخاب کیا۔ اس کو دنیا کے لئے نوز عمل بنا کر بھیجا۔ اس کا وجود مستقل ہدایت ہے۔

بیشک رسول محض پیغام پہنچانے والا قاصد نہیں ہے کہ جس کو پیغام کے مفہوم و معانی سے کوئی سروکار نہیں۔ لیکن وہ شایع بھی نہیں ہے کہ اپنی طرف سے قرآن پیش کرے ہم اس کو صحیفۃ الہی کا شایع مانتے ہیں۔ قرآن پاک بھی اسی چیز کو پیغمبر کا وصف بتلاتا ہے:-

”یتلو علیہم آیاتہ و نزولہم“ (وہ رسول) ان دن پڑھوں) کو دیکھو! لکھتے دال حکمہ“ خدا کی آیتیں سناتا ہے اور ان کو لکھتا (جمع) وحکت سکھاتا ہے“

(باقی صفحہ ۱۱ کا لم ٹ پر)

بھی بیان کرتے ہیں:-

”اگر ہم الفاظ قرآن کو بھی الہامی اور منطوق خداوندی کہیں تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ خدا کی صفت نطق بادی اسباب کی محتاج ہوگی“

”گفت کو نطق، الفاظ ان سب تخیل کے ساتھ ہم مجبور ہیں کہ ان تمام آلات نطق یا عضلات و اعصاب وغیرہ کو بھی ساتھ رکھیں۔ جو دائرے صورت کے لئے ضروری ہیں“

سوال یہ ہے کہ آپ اس تخیل پر کیوں مجبور ہیں؟ جب خدا نے اپنے لئے اس قسم کی صفات کو بیان فرمایا اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ ”لیس کمثلہ شئی“ | ”اس کے مثل کوئی چیز نہیں ہے۔“

تو اس کے ”کلام“ ”سمیع و بصیر“ اس کی ”حیاة“ وغیرہ کو آپ مادی اشیاء پر قیاس کیوں کرتے ہیں؟ جب آپ قرآن سے الگ ہوں گے تو اسی قسم کی غلط فہمیوں میں مبتلا ہو جائیں گے۔

اور پھر بقول مولانا عبدالمجید صاحب مدظلہ:-

”اس منطق کو ہمیں تک محدود کیوں رکھتے کیوں کہتے کہ بستان چونکہ نام ہے آنکھ کے مخصوص عضلات کی حرکت کا۔

اور سماعت چونکہ نام ہے کان کے پردوں اور عضلات کے تاثر کا اس لئے خدا کو بصیر کہہ سکتے ہیں نہ سمیع! اور چونکہ ارادہ نتیجہ ہوتا ہے انسان کے نظام عصبی کی فعلیت کا۔ اس لئے خدا کو صاحب ارادہ کہنا، اس کا صاحب اعصاب،

نگار کا نقارہ

"نگار" کے مدیر مہیر نے علمی افلاس کے باوجود پھر وہی فتنہ کھڑا کیا ہے جس کا کچھ نمونہ وہ ۱۹۳۱ء میں پیش کر چکا ہے۔ اس دفعہ انھوں نے افسوس ہے کوئی افسانہ نہیں لکھا بلکہ قرآن کریم کے کلام الہی ہونے اور نہ ہونے کے مسئلے پر بحث چھیڑ دی ہے۔ یہیں معلوم ہے کہ مدیر "نگار" کو قرآن کریم کے کلام الہی ہونے پر شبہ ہو یا نہ ہو انہیں اپنی آمدنی پر ضرور شبہ ہو گیا ہے اور اس ہرزہ سرائی سے ان کا مقصد اسکے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ تحریک اتحاد کے سرور پرجا نے سے ان کی آمدنی پر جو اثر پڑا ہے۔ اسکی تلافی اس نئی بحث کے ذریعے پوری ہو جائے۔ مخلصین، ارقین میں انکا پرچہ زیادہ تعداد میں خریدنا چاہئے۔ اگرچہ یہ تجارت ان کیلئے سودمند ہو سکتی ہے۔ مگر یہیں اندیشہ ہے کہ وہ اس لالچ میں کہیں اپنے کا سہ سر کا صفایا نہ کر بیٹھیں اور مایا ملی نہ لیں کی مثل ان پر صادق نہ آجائے۔

مدیر "نگار" کہتا ہے کہ قرآن کریم انسانی کلام ہے۔ اس کے باوجود وہیں مسلمان ہوں، شاید اسے افسوس یہ ہے کہ ہندوؤں میں جو ہر لال نہرو، خدا کا انکار کرنے کے باوجود ہندو ہی سمجھے جاتے ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ انکار قرآن کے بعد میں مسلمان نہ سمجھا جاؤں۔ مگر مدیر "نگار" کو معلوم ہونا چاہیے کہ انکا یہ تجربہ ان کے تخیل میں بہت ہی گراں پڑ گیا اور انہیں معلوم ہو جائیگا کہ افسانہ نویسی کا مقام کیا ہے اور تفسیر نویسی کا مقام کیا،

مدیر "نگار" اپنی ہرزہ سرائی کے لئے کافی شہرت رکھتے ہیں۔ خدا کا فضل ہے کہ اسلام کا صالح جسم اس فاسد ادگندے مواد کو قبول کرنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا اور کوئی مسلمان ایسا نہیں مل سکتا جو نیاد کی مسروقہ تحقیقات کی داد دے سکے۔ وہ وقت بھی گزر گیا جبکہ مخلصین کا گروہ نیا نئی تحریکات سے لطف اندوز ہوا کرتا تھا۔ اب اسے پتہ چل گیا ہے کہ یہ چور کہاں کہاں سے مواد فراہم کر کے اپنے نام سے شائع کیا کرتا ہے۔ ہمارے خیال میں اس جاہل افسانہ نویس کو زیادہ مٹہ لگانا اس کی اہمیت کو بڑھانا ہے۔ اس کی اہمیت کا یہ حال ہے کہ مخلصین بھی اس پر ہتھوکنے کے لئے تیار نہیں ہوئے۔

(زمزم لاہور)

الانتباہیۃ علی الافتتاحیۃ مشرقی کا تذکرہ غلط

(بلسہ اشاعت یکم جولائی ۱۹۳۲ء)

(مولانا محمد عالم صفا "اسی ادھر سری کے قلم سے")

ائمہ اسلام اور مشرقی

نوٹ: (۱) اس مقام پر مشرقی نے اپنی جہالت کا کمال ثبوت دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس کے ہمصر مسلمان بلکہ کئی صدیوں کے مسلمان بچے کا فراورہ شرک ہی۔ کیونکہ ان لوگوں نے قرآن مجید کو ترک کر کے

(بقیہ از صفحہ ۱۰)

"واذنلنا الیلک الذکر
لتبیین للناس ما نزل
الیہم ولعلہم
یتفکرون"
(نحل ۶)

"انا انزلنا الیلک الکتاب
بالحق لتحمک بین
الناس بما دارا اللہ"
(نساء ۶)

غور فرمائیے، ان آیات میں رسول کا یہ منصب کہیں نہیں بیان کیا گیا ہے کہ وہ آیات قرآنی کو اپنے دل و دماغ سے پیدا کرے۔ بلکہ اس کا منصب اعلیٰ تعلیم کتاب، ترکیب تمہیں اور حکم ہے۔ اس تفصیل سے نتیجہ یہ نکلا کہ قرآن کو کلام الہی نہ سمجھنا قطعاً غیر اسلامی عقیدہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب اس کے الفاظ و حروف کے اختراع کی نسبت کرنا آپ پر بہتان لگانا ہے۔ فہل من متذکر؟

در نہ لنت، تعارف اسلامی اور محاورات عرب اس کے خلاف ہیں۔ اور یہ خیال علی گڑھ سے نکل کر جکل تمام مذہب سبازی کی دکانوں میں فروخت ہو رہا ہے۔

نوٹ ۷ | خلاصہ یہ ہے کہ مشرقی کے خیال میں صوفیائے کرام اور ائمہ عظام اپنی پرستش کراتے رہے ہیں اور اپنی شکم پر پی کے لئے مسلمانوں میں نشنت و افتراق کی بنیاد ڈال دی ہے اس لئے مسلمان سب مشرک اور کافر ہیں اور ان کے بزرگ طاغوت اور شیطان ہیں یہ محققیت یہ ہے کہ اہل حق عہد رسالت کے لیکر آج تک قرآن پر قائم ہیں اور آج تک تمام ایسے مذہب سبازی اور تحریفین سے سینہ سپر ہو کر بیٹھے آئے ہیں کہ جنہوں نے اپنی جہالت سے قرآنی مفہوم کو بدل کر اسلام کو ایک نئے رنگ میں پیش کیا ہے جس کا پہلا داعی مشرقی دنیا میں چودھویں صدی کے اندر رہا تھا۔ بعد میں مسیح قادیانی اور آج محدث مشرقی پہلے دونوں کی جہالت پر ہم کاویہ میں بحث کر چکے ہیں۔ اب اس کی جہالت کا ثبوت ذیل میں دیا جاتا ہے۔

(۱۵۶) نرجمة المتشتیین (۱۳-۸) یہ لفظ بالکل مہمل

ہے اور مشرقی کی جہالت کا ثبوت ہے۔ کیونکہ اسی مطر میں مسلمانوں کو عالمی کی صفت سے بھی موصوف کیا ہے۔ دروغ گو را حافظہ نباشد

(۱۵۷) کیف لا یواخذ کید اللہ ان کنتم من المفسدین

(۱۳-۱۲) مطلب یہ ہے کہ جب تم فساد دی ہو تو خدا تم کو کیوں پکڑے گا؟ اس جگہ این کا لفظ بے عمل ہے۔

(۱۵۸) فیصد مرہن ہذا (الایات (۱۳ فٹ نوٹ)

پہلے تو آیات قرآنی میں تحریف کی ہے کہ موجودہ ترتیب سے بدل کر الگ ترتیب دی ہے۔ دوسرے نتیجہ اخذ کرنے کے لئے صدر کے لفظ کا استعمال جو اونٹوں پر اس وقت بولا جاتا ہے جبکہ وہ گھاٹ سے پانی پی کر واپس چلے جائیں۔ شاید اسے فارسی محاورہ سے غلط فہمی ہوئی ہوگی۔

(۱۵۹) ہی (الاعلام فلاح (الآخر) (۱۳ فٹ نوٹ) وہی

اپنے اماموں، مجتہدوں، اولیاء اور صوفیوں کی پیروی شروع کر دی ہے اور یہ پیروی عبادت ہے، اس لئے مسلمان بزرگ پرست ہیں اور ان کے بزرگ ان کے معبود اور خدا۔

(۱۶) قرآن مجید میں ان معبودوں کو جن کہا گیا ہے۔ کیونکہ وہ عبادت خانوں میں بیٹھ کر پوشیدہ عبادت الہی میں مصروف ہوتے ہیں گویا جن کا لفظ اسم صفت ہے جس کا مفہوم ہے پوشیدہ مخلوق اور ان کو سادۃ کتبۃ اور مطاع یا محتبوع بھی قرار دیا گیا (۱۷) یہ غدر کرنا کہ ہم اپنے بزرگوں کی پیروی کرتے ہیں عبادت نہیں کرتے، بالکل چالبازی اور صاف جھوٹ ہے۔ در نہ بتاؤ، تم میں اصلاح، وحدت امت اور اتحاد بین الاقوام کہاں ہے؟ خدا تعالیٰ نے ان امور پر زور دیا ہے مگر تمہارے معبودوں نے تمہارے الگ مذہب اور جدا جدا مسلک بنا ڈالے ہیں اور اس اختلاف کو تم جہالت کی دہر سے رحمت الہی تصور کئے بیٹھے ہو۔

(۱۸) اب میرے ذریعے یہ بات بتلائی جاتی ہے کہ تمہارے دنیا میں آگیا ہے۔ آخرت کا عذاب تیار ہے۔ تم دوزخ میں پڑ چکے ہو۔ اور تم اگر چہ جو گئے بھی، تو نہ تمہارے معبود تم کو عذاب سے بچا کر سکتے ہیں اور نہ خدا تعالیٰ کیونکہ مشرک قابل معافی نہیں ہیں۔

نوٹ ۸ | مشرقی نے اس مضمون آرائی میں دو غلطیاں کی ہیں۔ اول یہ کہ قرآن مجید کی آیات مختلف مقامات سے جمع کر کے ایک نئی ترتیب خود ساختہ سے پیش کیا ہے۔ تو اس تحریف سے جو نتائج پیدا ہوئے ہیں۔ ان کا ذمہ دار مشرقی ہے، قرآن مجید نہیں۔

ایک دفعہ ایک محرف نے اپنے کمرزن فیشن کی تائید میں یوں کہا تھا کہ حدیث میں ہے۔ اهل الجنة جرد مرؤاہل جنت کے جسم پر بال نہ ہوں گے۔ پھر یہ بھی حکم ہے کہ حق تشبہ بقوم فھو منھم جو کسی قوم کی وضع قطع میں مساوات پیدا کرے، وہ اسی قوم کا فرد شمار ہوتا ہے۔ اس لئے کمرزن فیشن کے آدمی جنتی ہوئے۔ اس قسم کے نئے اجتہادات ہزاروں ہیں۔ جو اسلام سے منحرف کرنے کے لئے گھرے گئے ہیں۔ دوم یہ کہ

بزرگان اسلام کو جو کہنا اسلام سے منحرف لوگوں کا خیال ہے

بعد جمع کے نفل اور بھی ہیں مگر سب غلط۔ کیونکہ اہل تہذیب حتی المقدور تہذیب کو جمع کی صورت میں پیش نہیں کرتے

(۱۶۷) (رضی اللہ عنہ ۱۳-۱۴) فعل کا مفعول بہ مذکور نہیں کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے نزدیک یہ فعل لازم ہے جو بالواسطہ بھی مفعول بہ کا مقتضی نہیں۔

(۱۶۸) تتبعتم ظنون سفہاء کمہ وجہلہ کمہ (۱۳-۱۴) یہ فقرہ اطلاق سے بالکل گرا ہوا ہے۔ ہاں اگر اس کا مصداق تمام مذاہب جدیدہ کے بانی اور ان کے تابع قرار دیے جائیں تو بالکل منطوق ہوگا۔ ورنہ ہمارے ائمہ اسلام کو جو جہالت بآب ایسا خیال کرے خود خدا ایسا ہے۔ علاوہ بریں تتبع تابعدار کی معنی میں عجی محاورہ ہے عربی میں جا کر طلب کرنے کا مفہوم ادا کرتا ہے۔

(۱۶۹) متصرفا کل واحد (۱۳-۱۴) متصرف اعراض کے معنی میں نہیں آتا۔ طفل مکتب بھی ایسی غلطی نہیں کرتے۔

(۱۷۰) اختوتتم جمعا بعد جمع (۱۳-۱۴) یہ فقرہ مہمل ہے۔ کیونکہ جمعا نہ حال ہو سکتا ہے نہ مفعول بہ۔ شاید جمیعاً کی جگہ استعمال کیا ہوگا۔ مگر یہ نہایت ہی تشدد استہداد ہے۔

(۱۷۱) واتخذتہ... اہالی الشرمکھ ادا بآب (۱۳-۱۴) تم نے شرمزدوں کو اپنا خدا بنالیا ہے۔ اہالی بلا ضرورت جمع ہے۔ اس فقرے میں ہمارے اسلاف کو رام اور ائمہ عظام کو شریعہ بنایا ہے۔ معلوم نہیں کہ مصلحین بننے والوں کو تعزیرات ہند کیوں مستثنیٰ کرتی ہے۔ ورنہ کوئی دوسرا آدمی کسی مذہبی پیشوا کو برابر کہے تو فوراً لگے کا ہار بن جائے۔

(۱۷۲) تعبد وھمہ... لتعلموا الغیب (۱۳-۱۴) عبادت کی غرض و غایت غیب دانی نہیں ہوتی۔ بہر حال مسلمانوں کو مخلوق بنانا سخت جرم ہے۔

(۱۷۳) ادا قرب مندہ (۱۳-۱۴) کیا تمہارے یہود انبیاء سے بھی زیادہ مقرب الی اللہ ہیں۔ مفرد کو جمع بناتا ہے۔

(۱۷۴) لکل هذا الاختلاق (۱۳-۱۴) کلی افراد کی جگہ مجموعی استعمال کیا ہے۔ (باقی آئندہ)

چرنا بنفطہ کہ قیام حکومت اسلام ہی ظاہر اخروی کی علامت ہے مگر اسے جہالت کی وجہ سے اعلام لکھ دیا ہے اور لطف یہ ہے کہ بھی بھی ذوق سلیم کے نزدیک بے جا استعمال ہوا ہے۔

(۱۷۵) ہی عاید وفق بالاحسان (حوالہ مذکور) تب کا استعمال حتی کے ساتھ اور بھی جہالت کا ثبوت ہے۔

(۱۷۶) هل من جمع من شئی (۱۳-۱۴) کیا تمہارے پاس کچھ مال بھی ہے؟ مشرقی کو اس مطلب ادا کرنے کے لئے صحیح فقرہ نہیں ملا۔ غالباً اس میں یہ اشارہ ہے کہ تم نے تو بیت المال شکم پر دروی کے لئے جمع کر لیا ہے۔ کیا تم بھی اس طرح قوم کو دھوکا دے سکتے ہو؟ نہیں نہیں یہی طاغوت بنائے رکھے ہمیں ضرورت نہیں مسلمانوں میں خدا کے فضل و کرم سے اب بھی مالدار موجود ہیں جو تمہارے جیبوں کو بے دام خرید کر سکتے ہیں۔

(۱۷۷) وقد نبھکھ اللہ وان هذا امتکھ (۱۳-۱۴) مضمون غلط ہونے کے علاوہ تنبیہ کا استعمال صحیح طور پر نہیں کیا اور اس مقام پر امت سے مراد مومنین من اللہ ہیں۔ عوام الناس مراد نہیں۔ قرآنی آیات پر غور کرو۔ اور اگر ایسی جھوٹ کر ہدایت کی راہ پر چلو۔ (۱۷۸) انار بکھ فاقون۔ فیصد مر من هذا الایۃ ان وحدۃ الامۃ هو الاتقاء (۱۳-۱۴) فٹ فٹ) یہ سارا فقرہ ہی غلط ہے کیونکہ دیگر آیات کی شہادت اتحاد بین الاقوام کو اتقاء قرار دینا غلط ہے۔ فٹ بے موقعہ ہے۔ فیصد دفارسی استعمال ہے اور ہو کا مرجح مونث ہے۔

(۱۷۹) یوحد بین الناس... (۱۴ فٹ فٹ) توحید اصطلاح شرع میں تعدد کی نفی اور وحدت الہ کا ثبوت ہے۔ اتحاد بین الاقوام کا نام توحید نہیں ہے۔ مشرقی کو سخت غلط فہمی ہوئی ہے اور خیال فاسد کی بنا پر اسلامی توحید سے دستبردار ہو چکا ہے۔

(۱۸۰) فر ۴۴۶ منها (مکلف فٹ) اردو محاورہ ہے۔ منها کا مرجع فروغ ہو۔ تو تفصیل بعض کی ضرورت تھی۔ جو اس کی قیمت میں نہ تھی۔

(۱۸۱) واختلافتم مذاہب (۱۳-۱۴) مذاہب کے

مشرقی کا مذہب

(جناب مولانا عبدالصمد صاحب رحمانی مولگیوی کے قلم سے)

مشرقی تحریک کی نوعیت

تذکرہ اشادات اور عنایت اللہ
مشرقی صاحب کے مختلف

رسالے جو مولوی کا غلط مذہب کے نام سے انہوں نے لکھے ہیں، مطالعہ کے بعد نہایت افسوس کے ساتھ ہم اس امر کے اظہار پر مجبور ہیں کہ اسلام اور ملت مسلمہ کی تخریب کے لئے مذہب کے نام سے جتنی تحریکیں اب تک ظہور پذیر ہوئی ہیں۔ ان سب میں خاکساری تحریک سب سے زیادہ خطرناک سب سے زیادہ گمراہ کن، سب سے زیادہ لادینی کی محرک، سب سے زیادہ شعار دینی کی مخرب، سب سے زیادہ ملت اسلامیہ کی مخرب ہے۔ اس کا واحد مقصد یہ ہے کہ دین اسلام، شاعر اسلام، عقائد اسلام، عبادات اسلام، اخلاقیات اسلام اور احکام الہی اور سنت نبوی کو یکسر منسوخ کر دیا جائے اور بالکل اس کو بگاڑ کر بدل دیا جائے۔ قرآن مجید کو مشرقی صاحب کے مسمومات اور تحریفات کے تابع کر دیا جائے اور بالکل اس کی روح اور اس کے ڈھانچہ کو بگاڑ کر فرزندِ ان اسلام کو ایک مطلق العنان ڈکٹیٹر شپ کے تحت کر دیا جائے اور مشرقی صاحب کے اقد میں (جو خاکسار تحریک کے بانی ہیں) حاکمیت مطلقہ کی باگ دیکر اربابِ باطن دونوں اللہ کا ایک مختار مطلق رب اُن کو تسلیم کر لیا جائے۔ امدان کے ہر حکم کی اتباع بغیر چون و چرا کی جائے۔ چاہے وہ صحیح ہو یا غلط، جائز ہو یا ناجائز۔ نہ کسی کو باز پرس کا اختیار ہے، نہ کوئی اس کا مجاز ہے کہ ان کے حکم کی تشریح و توضیح کا طالب ہو (جیسا کہ مشرقی صاحب کا اعلان ہے) یہ خاکساری مذہب کا خلاصہ

عہ مشرقی صاحب کے الفاظ جو خاکسار جماعت کے امیر (ڈکٹیٹر ہیں) یہ ہیں:- (۱) "اسلام کا امیر اور خلیفۃ اللہ نبی بھی مسلمانوں کے تمام مواخذہ سے باہر ہے" (مولوی کا غلط مذہب نمبر ۷، ص ۲۰) "الفرض مسلمانوں کا امیر امیرِ ناطق ہے۔ اُمت کی ہر گرفت سے آزاد ہے" (۲) "ص ۳۰" "اُمت اس سے ہرگز ہرگز یہ مواخذہ نہیں کر سکتی کہ وہ اپنے ہر حکم کی تشریح کرے" (۳) "ص ۴۰" "دور کیوں جاؤ، انگریز قوم کا ایک مسلم قانونی

ہے جس کی شہادت ہم اگلے صفحات پر مشرقی صاحب کے الفاظ و عبارت میں پیش کر رہے ہیں۔

مشرقی صاحب کے ہاتھوں دین اور ارکان دین کا منسوخ

اور استہزاء

اس سلسلہ میں مشرقی صاحب کو کچھ تو پرانی چیزوں کو بگاڑنا اور منسوخ کرنا پڑا اور کچھ نئے مذہب کے لئے نئے معانی، نئے نظریے وضع کرنے پڑے اور کچھ مستحضر اور بھتیجی سے کام لینا پڑا اور مشرقی صاحب نے پوری تلبیس کے ساتھ ہر ایک کو انجام دیا۔

ارکان دین پر استہزاء اور منسوخ کی چند مثالیں

ایک جگہ اسلامی ارکان کے متعلق مشرقی صاحب طنز مسلمانوں کو

پوچھتے ہیں کہ:-

افقولکھ با فواہکھ اندھ
احد" هو الاسلام - فاکثر
الناس من دد نکھ لایکادو
یقولون هذا وما کادوا
یجذبون "

"کیا تمہارا زبان سے اقرار ہے کہ اللہ ایک ہے یہی اسلام ہے؟ تو تمہارے سوا بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اس اقرار کے قریب بھی نہیں جھکتے ہیں مگر وہ مذہب میں مبتلا نہیں کئے جاتے ہیں" کیا تمہارا رونہ جو سانس کے چند مقررہ نوبتوں میں ہے، یہی فطرت ہے؟ تو تمہارے

ص ۱۰۰ سہ کہ انگریزوں کا بادشاہ قانون کی گرفت سے آزاد ہے۔ خطا اور گناہ کے ناقابل ہے (INFALLIBLE) ہے مسلمانو! جب تک کسی قوم کے امیر کی کم از کم یہ خدائی خاصیتیں، یہ زبانی اوصاف، یہ الہی حکم یہ اخلاق خدا سے متعلق فرض نہ کر لیا جائے۔ تو اس امیر کی قیادت میں کسی بلند مقام، کسی اونٹ سے نظام، کسی معمولی سی طاقت تک نہیں پہنچ سکتی" (۱) (ص ۱۰۰) مشرقی صاحب کی ان چاروں تصریحات کی بنا پر ہر خاکسار مجبور ہے کہ مشرقی صاحب کی بے چون و چرا اطاعت کرے۔ کیونکہ وہ جملہ خاکساروں کے امیرِ ناطق ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

اسم مکتکہ قط وھم مفلون" | حالانکہ وہ کامیاب ہیں
(افتتاحیہ تذکرہ عربی صفحہ ۵)

حاصل یہ کہ مشرقی صاحب کے نزدیک اللہ کو واحد کہنا اور اس کو اسلام سمجھنا بے معنی ہے۔ اسی طرح روزہ، نماز، زکوٰۃ، حج کو فطری اور دینی و اسلامی چیز سمجھنا غلط ہے۔ اور ان کی دلیل یہ ہے کہ غیر مسلم لوگ اس کو نہیں مانتے ہیں اور اس نہیں مانتے پر خدا کا عذاب ان پر نہیں ہوتا ہے۔ اللہ اللہ! یہ ہے آج کل کے علامہ کی روش خیالی، یعنی ان کے نزدیک فطری اور اسلامی کوئی چیز محض اس بنا پر نہیں ہو سکتی کہ وہ قرآن مجید میں ہے۔ جب تک غیر مسلم اور صاحب حکمت قوم کا سپر عمل نہ ہوگا جو یا مشرقی صاحب کے نزدیک قرآن اور خدا کی تصدیق سے غیر مسلموں کی اور صاحب حکومت قوم کی تصدیق بالا اور برتر ہے۔ پھر مشرقی صاحب کا ارکان دین کے متعلق تسخر اور استہزاء کی انتہاء اس طنز پر ہی ختم نہیں ہو جاتی ہے۔ بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر بازاری لب و لہجہ میں ارکان دین پر چبھتی کتے میں بھی ان کو باک نہیں ہوتا ہے۔ مثلاً وہ لکھتے ہیں:-

"اور جو قوم نماز کی روزانہ چند ٹھٹھک بیٹھکیں، یا بے روح رکوع و سجود کر کے اپنے آپ کو عابد خدا تصور کر رہی ہے۔ اس کی کم عقلی اور خدا ناطی کا جس قدر اتم

کیا جائے اکم ہے" (دیباچہ تذکرہ صفحہ ۹)

نماز کو آٹھ ٹھٹھک بیٹھک کہنا اور اس کو کم عقلی اور خدا ناطی کی بات بتانا اور تمام مسلمانوں کی نازوں کو بے روح بتانا۔ نماز کی تضحیک کے ساتھ ساتھ ناپاک جہالت بھی ہے کہ تمام علماء اور صلحا اور صوفیا اور دیندار مسلمانوں کو مشرقی صاحب دیر یہ دہنی سے کد رہے ہیں کہ سب کی نماز بے روح ہے۔

پھر اس سے بھی زیادہ کھل کر فحش الفاظ میں نماز اور روزے کے متعلق یہ گندہ چبھتی کتے ہیں کہ:-

"پس میرے نزدیک یہ پچھلے کئی سو برس کی نمازیں اور روزے سب اکارت ہیں۔ ان سے جنت کیا، دوزخ کا بہترین گوش بھی نہیں مل سکتا۔ یہ روزے اور نمازیں

سوچتے لوگ ہیں سب بالکل اس فطرت کا انکار کرتے ہیں اور ان پر عتاب (غصہ) نہیں کیا جاتا ہے۔" کیا تمہاری وہ پانچ وقت کی نماز جن کو اپنی مسجدوں میں اور جائے قیام میں پڑھتے ہو۔ اور بغیر قصد و محنت بے خبر ہو کر کوہ اور قدہ میں کیا کہتے ہو۔ ان کے ارکان ادا کرتے ہو۔ یہی "دین" ہے؟ تو تمہارے سوا چھٹے لوگ ہیں۔ ایک وقت کی بھی نماز نہیں پڑھتے ہیں اور حال یہ کہ ان کی خوشنودی چاہی جاتی ہے۔ (اور عذاب نہیں دیا جاتا ہے) "کیا تمہاری وہ زکوٰۃ جن کو خاکستر

کی طرح سال بسال زمین پر پھیلاتے ہو اور اس کو ہوا آسانی فضا میں اس لئے لے جاتی ہے کہ تم کو رسوا کرے اور تمہاری قوم میں افلاس دائرہ مائر کر دے اور دنیا میں تم کو ضعیف بنا کر اس قابل کر دے کہ تم اپنی کمائی میں کسی چیز پر قدرت نہ رکھ سکو۔ یہی اسلام ہے؟ تو دنیا کی جلد قویم اس طرح اللہ کی راہ میں ایک جتہ خرچ نہیں کرتی ہیں اور وہ رسوا نہیں کی جاتی ہیں" کیا تمہارا حج اور آخر عمر میں "کم" ہجرت کرنا فلاح کی خاطر ہی اسلام ہے؟ تو دنیا میں اکثر لوگوں نے تمہارے "کم" کا نام بھی نہیں سنا ہے

فالناس من دونکم یاکرون
اصلا هذه الفطرة
وهذا لا یعتبون"
اصلا فکما الخمسة التي
تقیمونها فی مساجدکم ادا
فیہ یارکون وتکومون ادا
بغیرہم وبکل صحۃ صرنا
عما نقولون فی قوماتکم
وقصد انکم ہی
الدین فالاناس غیروکم
لا یصلون مثکم
صلوة واحدة وهم
یشتعبتون۔"

"افزکو تکم التي تشتمونها
فی الامم من کالوادعما
بعد عام فالویر تجری
به فی جو السماء لتخذ لکم
وتشیع المسکنة فی
قومکم فتنسکم
مستضعفین فی الارض
غیرہم من مما کسبتہم
علی شئی ہی الاسلام؟
فسائر الناس لا ینفقون
جتہ مثل هذا فی سبیل اللہ
دھم لا یخذ لونہ"
انجیکم وھی تکم فی
اد اخر عمرکم الی ملکة
للفلاح ہی الاسلام فاکثر
الناس فی الارض لیسعوا

مشرقی اور قادیانی

نہیں۔ پچھلوں کی ماضی اور شہوتوں کی پیروی ہے۔

ان کا نتیجہ ہلاکت ہے یا (اشارات صلا)

ہم مشرقی صاحب کو ان کے اس استہزاء اور ارکان دین کے مسخر پر ہنسا اس کے اور کیا کہیں کہ

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری ظلم کیشی کو

بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم سے فتنہ مگر پہلے

مگر اس جگہ ہم مسلمانوں کی خدمت میں یہ ضرور عرض کریں گے

کہ پچھلے کئی سو برس کے اند جو حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ

نظام الدین اولیا دہلی، حضرت بختیار کاکی، حضرت خواجہ حسین الدین

اجیری، حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب کعبہ مراد آبادی اور دیگر

اولیاء اللہ اور علمائے کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین گزرے ہیں کیا

آپ کی غیرت ایمانی ایک منٹ کے لئے ان بزرگوں کی نماز کے

متعلق اس طرح کی گندہ اور شخص دریدہ دہنی کا تصور کر سکتی ہے۔

ارکان دین کے مسخ کے چند نمونے

ہم نے عرض کیا ہے کہ مشرقی صاحب کا واحد مقصد یہ ہے

کہ وہ دین اسلام اور شعائر اسلام کو یکسر مسخ کر دیں اور بالکل

اس کی روح اور اس کے ڈھانچے کو بگاڑ کر قرآن مجید کو اپنے ہفتوات

اور تحریفات کے تابع کر کے "اکبر کے دین الہی" کی طرح ایک نئے

دین اور نئے مذہب کی بنیاد رکھیں اور دنیا سے اپنے ڈکٹیٹر

اور مختار مطلق تسلیم کرائیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ مسلمان اس کو تعجب سے سنیگا اور مشکل

سے باور کرے گا کہ ایک شخص اپنے کو مسلمان کہتے ہوئے کس

طرح اسلام کو مٹائے اور مسخ کرنے کے لئے تیار ہو گا۔ مگر اس کو

کیا گیا جائے کہ مسلمان کے بھیس میں اسلام کی چادر اوڑھ کر آج

سے بہت پہلے بھی بار بار یہ کھیل کھیل گیا ہے۔ اور اس طرح کا فتنہ

برپا کیا گیا ہے۔ تاریخ کے صفحات پر ہماری عبرت کے لئے آج بھی بہت

سے ایسے مسلمان نادشمنان اسلام کی فرست موجود ہے جنکا اہم

مقصد اسلام کی چادر اوڑھ کر اسلام کو برباد کرنا اور اسلام کو مسخ

یہ واقعہ اسلامی تاریخ میں مستعد مانا گیا ہے کہ امیر المومنین

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ جمع عام ہیں

دریافت کیا کہ یہ دو چادریں آپ کے پاس کہاں سے آئیں جلا کر

دوسروں کو مالِ فینیت سے صرف ایک ایک چادر ملی ہے۔ اس

واقعے سے موثرین اسلام اور علماء کرام نے یہ استدلال کیا ہے

کہ اسلام آبادی رائے کا احترام ہے اور خلفاء و ائمہ کو نکتہ چینی

سے بالاتر اور مصحوم قرآن نہیں دیتا۔ ہر مسلمان کو حق ہے کہ علی اللہ

بادشاہ و دقت سے باز پرس کرے اور مرعوب ہو کر حق کو نہ چھپائے

خود حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے "سب سے بڑا جہاد یہ ہے کہ

سلطان جابر کے رو برو کلمہ حق کا اظہار کر دیاں" جب سلطان

جابر سے ایک مسلمان مرعوب نہیں ہو سکتا۔ تو سلطان عادل کو

کس طرح ارباب من و دن اللہ قرار دے سکتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر نکتہ چینی کے واقعے کو ایک اجندے

نقل کر کے لکھا تھا کہ قادیانی خلیفہ پر نکتہ چینی کو قادیان کے پیر پت

ناجا تر قرار دیتے ہیں اور ان کے خود ساختہ خلیفہ نے نکتہ چینی کا

حق چھین رکھا ہے۔

مکرنا تھا۔ اور حق تو یہ ہے کہ اگر انالہ لمخاطون کا خلائی وعدہ

اسلام کی حفاظت میں آڑے نہ آتا، تو اسلام بھی آذر مذہب کی طرح

برباد ہو کر مسخ ہو جاتا۔ مگر بحمد اللہ کد خلائی حفاظت کے مقابلہ میں

یہ مسلمان نادشمنان اسلام نہ آج سے پہلے کامیاب ہوئے اور

نہ اب کامیاب ہوں گے اور نہ انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک اس

طرح کے دشمنان اسلام کو کامیابی نصیب ہوگی۔

بہر حال اس سلسلہ میں ہم چند نمونے مشرقی صاحب کے پیش کرتے

ہیں اور اپنے ناظرین کی خدمت میں یہ عرض کرتے ہیں کہ آپ ٹھنڈے

دل سے اس پر غور کریں اور قرآن و حدیث کی روشنی میں سوچیں

کہ یہ اسلام کی خدمت ہے یا اسلام کی تحریف ہے؟ (باقی آئندہ)

عنايت اللہ مشرقی برطانوی حکومت کا

”سچا وفادار ہے“

’لاشوں کی سیج‘ والا اعلان مشرقی نے نہیں
بلکہ کسی اور نے لکھا تھا“

مشرقی سے ملاقات کے بعد ایک خاکسار لیڈر کا اعلان

خاکسار تحریک کے سرکردہ لیڈر آغا غنصفر علی شاہ ایم اے، ایل ایل، جی بلند شہر نے ایک طویل بیان اخبارات میں شائع کر لیا ہے جس میں خاکساروں کے سالانہ خاص ہند کے اس اعلان پر غور اور حیرت کا اظہار کیا ہے کہ ۱۰ اگست سنہ ۱۹۴۷ء کے بعد خاکساروں کو حکومت پنجاب سے دوسری ٹکڑے لینے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے، غنصفر علی شاہ لکھتے ہیں کہ میں صوبہ مدراس کے ویلور جیل میں مشرقی سے ملاقات کی اور چھ دن اور راتیں مشرقی کے پاس گزاریں اور میں نے ان کے دل کے ہر کونے کو ٹٹولا اور ان (مشرقی) کو حکومت برطانیہ کا سچا وفادار پایا۔ رہا وہ خونریز اعلان جس میں سرسکند ریٹا کی چار پائی کے گولہ لاشوں کا ڈھیر لگانے کا حکم دیا گیا تھا اس کے متعلق غنصفر علی شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ میں خود مشرقی کی ذاتی تحریک کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ وہ مشرقی صاحب کا لکھا ہوا نہیں تھا۔ بلکہ ایک اور صاحب کا لکھا ہوا تھا۔ جن کا نام اسوقت بتانا میں مناسب نہیں سمجھتا۔ آخر میں غنصفر علی صاحب نے لکھا ہے کہ جو لوگ خاکساروں کو غلاب قانون سرگرمیاں جاری رکھنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ وہ غیر ذمہ دار لوگ ہیں۔ (لمخص روزنامہ پرتاپ مورخہ ۱۲ اگست سنہ ۱۹۴۷ء)

شمس الاسلام | مشرقی کے مخالفین جب مشرقی کو برطانوی حکومت کا آدمی کہتے تھے تو خاکسار

ہیں اس سے غرض نہیں کہ قادیان کا خلیفہ کون ہے اور لوگوں نے اُسے قدامان رکھا ہے یا پیغمبر۔ یہیں تو قادیان کے اخبار الفضل کی اس گستاخی سے غرض ہے، جو اس نے صابریہؒ کی شان میں روا رکھی ہے۔ چنانچہ الفضل حضرت عمرؓ کے واقعے کو نقل کر کے لکھتا ہے۔

”بھری مجلس میں کسی نامہ تجار کا یہ کہہ دینا کہ مہنوی

مال کی تقسیم کے متعلق بھی تم پر اعتماد نہیں کیا جا

ہر کرد و غش باشد۔ "الاصلاح" میں معمولی باتوں پر دوس کی
مزاؤں کا پروہ پگینڈا ہوتا رہتا ہے۔ لیکن اتنے بڑے مجرم کو جس
نے بیسیوں خاکساروں کو موت کے گھاٹ اتروادیا۔ نہ صرف
یہ کہ مزا ہی نہیں دی جاتی، بلکہ اس کے "ام کو ظاہر کرنا بھی
پسند نہیں کیا جاتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جھوٹ بھن مشرقی
کی اتباع میں اُس کو قانونی زد سے بچانے کے لئے بلا جبار ہے
یہ بھی عجیب طرف تماشہ ہے کہ سالانہ ہندو غصنف علی صاحب غیر ذمہ
قرار دے رہے ہیں۔ کیا یہی وہ دسپن اور اطاعت ایہ ہے،
جس کی ڈکڈ کی بجا بجا کر اب ملک احمقوں کی ایک بھیر کو اپنے
گرد جمع کر لیا گیا تھا؟ اس سے تو یہی ثابت ہوا کہ خاکسار تحریک
کے بڑے سے بڑے ذمہ دار لوگ بھی پرے درجے کے غیر ذمہ دار
ہیں۔ دینی ذلت عبورۃ لادولی الادبصار۔

سید جمال الدین افغانی

۵۶ صفحات کا رسالہ مولانا امین افغانی کے موفات
میں سے ہے۔ اس میں مشہور سیاسی رہنما سید جمال الدین
صاحب افغانی مرحوم کے حالات اور ان کی تعلیمات
پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ سید صاحب موصوف کو تحریک
اتحاد عالم اسلامی کے علمبردار کی حیثیت سے کافی شہرت
حاصل ہے جن حضرات کو ان کی شخصیت اور تعلیمات
اور تحریک سے دلچسپی ہو، ان کو اس رسالہ کا مطالعہ
کرنا چاہیے۔ قیمت مع محصول ڈاک تین آنے۔
ملنے کا پتہ:-

سید عباس علی شاہ سیکرٹری اسلامک کلچر سوسائٹی
ایم۔ اے۔ آد کالج امرت سر

جواب میں سکندری حکومت کا وہ اعلان پیش کر دیتے تھے جس
میں خاکساروں کو نازیوں سے ساز باز رکھنے والے قرار دیا گیا
تھا۔ لیکن اب خاکساروں کے بڑے لیڈر غصنف علی صاحب
مشرقی کے دل کے ہر کوئے کو ٹٹولنے کے بعد ذمہ داری کے ساتھ
اعلان کرتے ہیں کہ مشرقی حکومتیں برطانیہ کا سچا و قدار ہے۔ اگر
غصنف علی صاحب کا ذمہ دارانہ اعلان صحیح ہے تو خاکساروں
کا جواب بے معنی اور بے وزن تھا۔ اور اگر خاکساروں کے جواب کو
صحیح تسلیم کر لیا جائے تو غصنف علی صاحب کو جھوٹا ماننا پڑیگا۔
کیا کوئی خاکساریت زدہ شخص اس گتھی کو سمجھا سکتا ہے؟
غصنف علی صاحب خود مشرقی کی تحریک پر یہ بھی فرماتے
ہیں کہ "لاشوں کی سیج" والا اعلان مشرقی نے نہیں لکھا بلکہ ایک
اور صاحب نے لکھا تھا جن کا نام بتانا میں پسند نہیں کرتا۔
مشرقی نے گرفتاری سے قبل حادثہ لاہور کے بعد دہلی سے یہی
اعلان شائع کرایا تھا۔ لیکن جب چاروں طرف سے مشرقی کے
اس بزدلانہ اور دروغ آمیز اعلان پر لعنتیں برسنے لگیں، تو
خاکسار جا بجا یہ کہتے سنے گئے تھے کہ یہ آخری اعلان دشمنوں
کا پروہ پگینڈا ہے۔ مشرقی ایسا بہادر ہے کہ وہ "لاشوں کی سیج"
والے اعلان کی ذمہ داری سے انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن اب
غصنف علی صاحب کے بیان مذکور سے اس امر کی تصدیق ہو
گئی کہ ذمہ داری سے انکار پر مشتمل اعلان خود مشرقی ہی کا تھا۔ کیا
کوئی خاکساریت گزیدہ صاحب اس معرکہ کو حل کرنے کی یہی رحمت
کو ارا کریں گے؟

اب ہم غصنف علی صاحب سے پوچھتے ہیں کہ اگر "لاشوں
کی سیج" والے مضمون کا لکھنے والا مشرقی کے سوا کوئی اور شخص
تھا۔ تو ایسے بڑے غیر ذمہ دار مجرم کو جس نے بیک جنبش مسلم
بیسیوں نوجوانوں کو مروادیا۔ اس قدر رعایت کا مستحق کیوں
قرار دیا جارا ہے کہ اُسے عبرت انگیز سزا دینا تو درکنار اس کے
نام کو بھی گندے چھوٹے کی طرح چھپایا جارا ہے۔ اس کا نام
ظاہر کر کے اسے رسوائے عام کرنا چاہئے مع تاسیہ روئے بنود

شمس الاسلام کی توسیع اشاعت کے لئے ہر دیندار مسلمان
کو کوشش کر کے ثواب حاصل کرنا چاہئے۔

فوج محمدی کا دستور العمل

در سلسلہ اشاعت گذشتہ

۴۔ فوج محمدی کے مناصب و عہدے

۱۱۔ امیر العساکر۔ ادارہ عالیہ مجاہدہ کے حکم سے خاص خاص حلقوں میں امیر العساکر مقرر کئے جاسکتے۔ امیر العساکر بحیثیت عہدہ ادارہ کا رکن متصور ہوگا۔

ہر امیر العساکر اپنے حلقہ کا دس دورہ کر کے تمام ماتحت افسروں پر ضبط قائم رکھے گا۔ اور ان کے باہمی نزاعات کا فیصلہ کرنا بھی اس کے فرائض میں شامل ہوگا۔ ہر دورہ باہمی بین بار اطلاع دیکر اور ایک بار بلا اطلاع ہر جماعت کا معائنہ کر سکتا ہے۔

۱۲۔ امیر عسکر، منافی جماعت کی سفارش پر امیر العساکر کسی پابند لہجہ اور خزانہ آدمی کو امیر العسکر کے عہدہ پر نامزد کر سکتا ہے، امیر عسکر کا تعلق براہ راست امیر العساکر سے ہوگا۔ رضا کاروں پر مضبوط رکھنا۔ ماتحت عہدہ داروں و رضا کاروں کی ترقی یا تنزیل کے متعلق سفارش کرنا اور ان میں باعمل بنانا، اس کے فرائض میں داخل ہوگا۔

۱۳۔ نامٹ امیر عسکر، امیر عسکر کے دفتر کی کاروبار اس کے متعلق ہونگے اور امیر عسکر کی عدم موجودگی میں اس کے فرائض انجام دیا کرے گا۔

۱۴۔ ناظم فوج، امیر عسکر کی طرف سے جاری شدہ احکام رضا کاروں تک پہنچائے گا۔ اور رضا کاروں کی اخلاقی حالت کی رپورٹ مہینہ وار امیر عسکر کے پاس پیش کیا کرے گا۔

۱۵۔ خازن، عسکر کے کل داخل و خارج کا حساب اسے پاس رکھنا۔

۱۶۔ مستم، کمپ کے موقع پر عسکر کے خورد و نوش اور قسم کے سامان مہیا کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔ اور عسکر کے تمام فوجی سامان کا محافظ ہوگا۔

۱۷۔ ناظم تین سے لیکر دس رضا کاروں تک کا افسر ہوگا اور اپنے سپاہیوں کو عمل سکھانے کا ذمہ دار ہوگا۔

۱۸۔ ناظم تبلیغ، جماعت کے لئے ناظم تبلیغ کا تقرر امیر العسکر کی سفارش پر ادارہ کے ذریعہ ناظم تبلیغ صاحب کے اختیار میں ہوگا۔

ہدایات، جہاں پر فوج محمدی کے تین رضا کار موجود ہوں وہ اپنا ناظم خود مقرر کر کے کام شروع کر دیں تین سے لیکر دس رضا کاروں کے لئے صرف ایک ہی ناظم کافی ہے تیس کی تعداد پوری ہونے پر ناظم احمدیوں کا انتخاب عمل میں لایا جاسکتا ہے تیس کے بعد ہر پچیس رضا کاروں پر ایک ناظم فوج کا تقرر لازمی ہوگا۔

نامٹ امیر عسکر ناظم فوج، خازن و مستم کا انتخاب مقامی جماعت کی سفارش پر امیر العسکر کیا کرے گا۔

سراغ یا نامزدگی کی رپورٹ اور ہر مہینہ کی ضروری ہے امیر العسکر کے سفری مصالحت کا ذمہ دار ہوگا۔

لاحہ عمل

روزانہ بصفت آئینہ اپنے محلہ یا قصبہ کے غریب و بیکس افراد کو بلا معاوضہ خدمت کرنا، ترغیب صلوٰۃ مساجد کی آبادی و صفائی۔ اسلامی احکام کی تبلیغ اور واقف، اشخاص تک اسلامی احکام کا پہنچانا ہر رضا کار کے فرائض میں داخل ہے۔

۲۔ مہنتہ دار مجلس مشاورت کا انتخاب جس میں اخلاق کی اصلاح، اور اسلامی تعلیمات پر تقاریر کے علاوہ جماعت کی ترقی و سہو و اور دعا گواری کی کارگزاری پر غور ہو کر کرے گا۔

۳۔ ہر راہ میں دو یا ناظم تبلیغ حسب ضرورت رضا کاروں کو ساتھ لے کر دیتے ہیں ضروری تعینات، تبلیغی کمپوں میں شمولیت یا تبلیغی دورہ میں باہر جاتے وقت حکومت کی عائد کردہ پابندیوں کا خاص خیال رکھا جائے۔

۴۔ بارودی جلوس نکالنا منع ہے لہذا فوجی نظامہ یا فوجی طرز کا کمپ نہ لگایا جائے۔ تبلیغی دورہ پر جاتے ہوئے وردی کی ضرورت نہیں مگر بارود نہرت کا نشان ہونا ضروری ہے بارودی رضا کار کسی جگہ فوجی طرز پر مہرچ کرے۔

(۱۷) مرکزی مجلس مشاورت میں سال بھر کی کارگزاری ادارہ کے ارکان اور ماتحت مجالس کے طرز عمل پر غور کے بعد آئندہ سال کیلئے لائحہ عمل مرتب کیا جائیگا۔ ادارہ کے ارکان کا انتخاب بھی ہو کر چلا گیا۔

(۱۸) مرکزی مجلس مشاورت میں مدعوین کی تعداد کا ٹھہرہ موجودہ انصاف کی تکمیل کے لئے ضروری ہوگا چوں کہ مجلس میں کسی وجہ سے شامل نہ ہو سکیں وہ اپنی تحریری آراء ارسال کر سکتے ہیں تحریری آراء پر مجلس میں غور ہوگا۔ مگر ان کو شکایا نہیں کیا جائیگا۔

(۱۹) ادارہ کے ارکان پر مشتمل مجلس منظر کو تحریک کے چلنے کے تمام اختیارات حاصل ہونگے، قیادت، تبلیغ، نظامت، بیت المال، ضبط و اخذ و غیرہ و انصاف کی باہمی تقسیم، مجلس منظر یعنی ادارہ کے ارکان کی باہمی رائے پر منحصر ہوگی۔

دستور العمل فوج محمدی، السلسلہ شاعت گذشتہ ۴۔ سر ماتحت مجلس جن میں کم از کم دس رضا کار موجود ہوں وہ بلا لحاظ عمدہ جات مذکورہ ذیل میں آئیں کی دوسب کمپٹیاں بنائیں جس کے نام و فرائض درج ذیل ہیں۔

(الف) مجلس احتساب، جماعت کے اندرونی و بیرونی تنازعات کا تصفیہ کرنا اور قیامی دیوبند خورنوں کی خبر گیری اس کے فرائض میں داخل ہوگی یہ مجلس اپنے فیصلوں کی ایک نقل ادارہ میں روانہ کیا کرے (ب) مجلس علمی، رضا کاروں کو اسلامی زندگی و اسلامی ماحول پر مستفیض کرنے کے لئے ان کی ذہنی تربیت و فکرائی کا کام اس مجلس کے ذمہ ہوگا۔ علاوہ ازیں اپنے تقسیمہ یاقریب میں مسلمان بچوں کے لئے قرآن مجید کی تعلیم کا انتظام کرنا اور ترغیب و صلاح و مساجد کی آبادی اور اسلامی تیواریوں کو اسلامی طریقے سے ملانے کی سعی بھی اس کے ذمہ ہوگی۔ ان امور میں علاقہ کے امیر عسکر کے تعاون سے اس مجلس کے ارکان اپنے فرائض انجام دیا کریں گے ہر دو مجالس مذکورہ پنی کارکردگی کی رپورٹ سرپرندہ روزہ بعد ادارہ میں ارسال کیا کریں (۵) مجلس علمی کے جاری کردہ دس قرآن میں سر رضا کار کی شمولیت لازمی ہوگی۔ کم از کم آدھ گھنٹہ کے لئے بعد نماز فجر و دس قرآن مجید میں حاضری ضروری ہوگی۔ خاص حالات میں مجلس علمی دس کے اوقات تبدیل کر سکتے ہیں اور بعض رضا کاروں کو مقامی حالات کے ماتحت دس میں باقاعدہ حاضری سے مستثنی بھی کر سکتے ہیں

(۶) سرکاری سکولوں میں مسلمان بچوں کی تعلیمی و مذہبی حالت کی نگرانی بھی مجلس احتساب کے سپرد ہوگی۔

۴۔ ادارہ عالیہ محمدیہ عسکر کی تشکیل (۱) جماعت کا امیر العسکر اور ناظم تبلیغ یا جن کو جماعت مرکزی مجلس مشاورت کی نمائندگی کے لئے نامزد کرے مرکزی مجلس مشاورت کے کرن منصوبہ ہوں گے۔

(۲) سال میں ایک بار کسی مرکزی مقام پر مرکزی مجلس مشاورت پر انعقاد ہوا کرے گا جس میں تمام ارکان کو شمولیت کی دعوت ادارہ کی طرف سے دی جائے گی۔

موت العالم موت العالم

ہر آنک زاد بنا چار بایدش نوشید
ز جام دہرے کل من علیہا فان

نہایت دلی رنج و غم کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ گذشتہ کے علاقہ کے شہر ظاہر اسلام غور اور مجاہد بزرگ مولانا محمد حسین صاحب مدظلہ العالی نے ۱۰ ستمبر ۱۹۷۱ء کو انتقال فرمایا۔ ان کے عروج و مدح کے ساتھ سال اسلامی خدمت میں عرصہ کچھ بچا جو تمام علاقہ کیلئے غنیمت تھا آپ نے آخری عمر میں عید گاہ کی شاندار عمارت تیار کرائی رض و بدعت کے ترویج کے لئے میں مولانا کا وجود مدد سکندری کا کام ہے نا تھا میں مرحوم کے پسماندگان خصوصاً مولانا غلام جیلانی صاحب کیلئے دلی سہر دی ہے تاہم جو یہ کہ چاہئے کہ ہر جگہ مرحوم کی روح ملک کیلئے ایصال ثواب کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے آمین۔ مددیں

اطلاع

یکم ستمبر کا جریڈ شہر اسلام شائع نہیں ہوگا۔ یکم و ۲ ستمبر کے پرچے اکٹھے ۱۶ ستمبر کو دفتر سے روانہ ہونگے، تاہم یکم ستمبر کے پرچے کا انتظار نہ فرمائیں۔
رینجرا